مکاتیب

(۱)

برادرم جناب مولانا حافظ محمد عمار خان ناصر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والد ماجد مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کے بارے میں ''تکفیر شیعہ'' کے حوالے سے کافی گرما گرم بحث ومباحثہ ماہنامہ ''الشریعہ'' کے گزشتہ کئی ماہ کے شماروں میں نظر سے گزرا۔ مناسب معلوم ہوا کہ اس سلسلے میں ہم بھی کچھ گزارشات قارئین ''الشریعہ'' کی خدمت میں پیش کر دیں۔

تکفیر شیعہ کے حوالے سے والد ماجدؒ کا اصولی موقف وہی ہے جس کے بارے میں آپ نے سید مشتاق علی شاہ صاحب کے مضمون (جنوری ۲۰۱۰ء) میں حاشیہ لگا کر صحیح ترجمانی کر دی ہے۔ اس ضمن میں جن احباب نے آپ کی وضاحت سے اختلاف کیا ہے، انہیں مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں۔ ذیل میں صرف تین باتیں پیش خدمت ہیں:

۱۔ جب ہزار علماء کا فتویٰ جاری ہوا تھا جس میں اثنا عشریہ کو علی الاطلاق کافر قرار دیا گیا تھا تو اس فتوے سے جن محققین علماء کرام اور مفتیان عظام نے اختلاف کیا تھا، ان میں والد ماجدؒ بھی تھے اور اس فتوے پر انہوں نے دستخط نہیں فرمائے تھے۔

۲۔ امام اہل السنۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے اس فتوے پر نہ صرف دستخط فرمائے تھے بلکہ ''ارشاد الشیعہ'' نامی مستقل کتاب بھی تصنیف فرمائی تھی اور اس کتاب کو والد ماجدؒ نے ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم سے طبع فرمایا تھا۔ ایک موقع پر امام اہل سنتؒ نے مفسر قرآنؒ کو ایک طویل خط بھی لکھا جو احقر کے پاس محفوظ ہے۔ اس خط میں انہوں نے اپنے موقف کے ساتھ اس مذکورہ فتوے میں انہیں شامل ہونے کی بھرپور دعوت دی، لیکن انہوں نے جواباً فرمایا کہ ''مجھے اس پر شرح صدر نہیں ہے''۔

۳۔ مفسر قرآنؒ کی حیات طیبہ میں ایک پمفلٹ شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا: ''رافضی (شیعہ) کیا ہیں؟'' اس میں مرتب نے والد ماجدؒ کے افادات کے عنوان سے ان کے دروس، خطبات اور تحریرات سے کچھ عبارات نقل کر کے ان کے موقف کی بظاہر ترجمانی کی بلکہ بعض مقامات پر فہمائش کی کوشش بھی کی تھی، چنانچہ والد ماجدؒ نے تحریری طور پر اس پمفلٹ سے بیزاری کا اظہار فرما دیا تھا اور احقر کے ذریعے ایک تحریر لکھوائی تھی جس پر انہوں نے دستخط ثبت فرمائے تھے۔ وہ تحریر احقر کے پاس محفوظ ہے۔ چنانچہ مرتب نے اس پمفلٹ کو اسی وقت مکمل ضائع کرا دیا تھا۔ اس لیے جن احباب نے اس پمفلٹ کا سہارا لے کر والد ماجدؒ کے موقف کی ترجمانی کی کوشش کی ہے، وہ نہ صرف غلط ہے بلکہ اگر دانستہ طور پر ایسا کیا ہے تو یہ بددیانتی بھی ہے۔

میرا مقصد اس بحث کو دلائل کے ساتھ طول دینا نہیں ہے، بلکہ جو احباب مفسر قرآن کے موقف سے ناواقف ہیں، صرف ان

کے علم میں لانا ہے، چونکہ اس باب میں اکابر علماے دیوبند کے دونوں طرف فتاویٰ موجود ہیں اور ہم دونوں پہلوؤں کا دل وجان سے احترام کرتے ہیں اور ایک پہلو کو راجح اور دوسرے کو مرجوح گردانتے ہیں۔ خود ہمارے شیخین کریمینؒ نے ہر دو فتاویٰ پر الگ الگ عمل کرتے ہوئے زندگی بھر ایک دوسرے کو برداشت کیا اور احترام کی نظر سے دیکھا ہے جو ہمارے لیے ایک مستقل راہنما اصول ہے۔

آخر میں عصر حاضر کے نامور فقیہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زیدمجدہ کا ایک فتویٰ جو دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء سے جاری ہوا تھا، اس کی نقل حاضر خدمت ہے جو قارئین کے لیے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس فتوے کی اشاعت سے قارئین کے سامنے صرف یہ بات لانا مقصود ہے کہ موجودہ دور کے محقق مفتیان مسلک دیوبند بھی مفسر قرآنؒ جیسا موقف رکھتے ہیں اور ایسے موقف والوں کی بھی ایک اچھی خاصی تعداد ہے۔ اللہ رب العزت سب کا حامی وناصر ہو۔

احقر محمد فیاض خان سواتی

مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

تکفیر شیعہ کے بارے میں مولانا محمد تقی عثمانی کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شیعہ کفریہ عقائد رکھتے ہوں، مثلاً قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہوں یا یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حضرت جبریل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوئی یا حضرت عائشہؓ پر تہمت لگاتے ہوں، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں لیکن یہ بات کہ تمام شیعہ یہ یا اس قسم کے کافرانہ عقائد رکھتے ہوں، تحقیق سے ثابت نہیں ہوئی، کیوں کہ بہت سے شیعہ صراحتاً ان عقائد کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ الکافی یا اصول الکافی وغیرہ میں جتنی باتیں لکھی ہیں، ہم ان سب کو درست نہیں سمجھتے۔ دوسری طرف کسی کو کافر قرار دینا چونکہ نہایت سنگین معاملہ ہے، اس میں احتیاط ضروری ہے۔ اگر بالفرض کوئی تقیہ بھی کرے تو وہ اپنے باطنی عقائد کی وجہ سے عنداللہ کافر ہوگا، لیکن فتویٰ اس کے ظاہری اقوال پر ہی دیا جائے گا۔ اسی لیے چودہ سو سال میں علمائے اہل سنت کی اکثریت تمام شیعوں کو علی الاطلاق کافر کہنے کے بجائے یہ کہتی آئی ہے کہ جو شیعہ ایسے کافرانہ عقائد رکھے، وہ کافر ہے اور یہی طریقہ بیشتر اکابر علماء دیوبند کا رہا ہے اور چونکہ جمہور علماء کے اس طریقے میں کوئی تبدیلی لانے کے لیے کافی دلائل محقق نہیں ہوئے، اس لیے دارالعلوم کراچی حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کے وقت سے اکابر کے اسی طریقے کے مطابق فتویٰ دیتا آیا ہے کہ جو شیعہ ان کافرانہ عقائد کا قائل ہو، وہ کافر ہے مگر علی الاطلاق ہر شیعہ کو، خواہ اس کے عقائد کیسے بھی ہوں، کافر قرار دینے سے جمہور علماء امت کے مسلک کے مطابق احتیاط کی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیعوں کی گمراہی میں کوئی شبہ ہے۔ جن شیعوں کو کافر قرار دینے سے احتیاط کی گئی ہے، بلاشبہ وہ بھی سخت ضلالت اور گمراہی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان گمراہیوں سے ہر مسلمان کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

احقر محمد تقی عثمانی

دارالافتاء، دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۴ ۔ ۱ ۔ ۱۴۱۲ھ

(۲)

مولانا حافظ محمد عمار خان ناصر صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا ریسرچ سکالر ہے۔ چند ہی دن ہوئے کہ آپ کے موقر جریدہ ''الشریعہ'' کے مطالعہ کا موقع ملا۔ خاص کر مکاتیب کے زیرعنوان دلچسپ علمی مباحث پڑھ کر فرط نشاط اپنے رگ و پے میں محسوس ہوئی۔ اتحاد بین المسلمین کے روح رواں ڈاکٹر محمد شہباز منج نے اپنے مکتوب گرامی کے ذریعے عصری تقاضوں کے پیش نظر اتحاد کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مذہبی انتہا پسندی کی احسن انداز میں مذمت بیان کی ہے، البتہ چند ایک مکاتیب میں دینی شدت پسندی کا پہلو نمایاں دکھائی دیا، مثلاً محترم محمد یونس قاسمی صاحب کا مکتوب جس میں انھوں نے شیعوں کے غیر محقق نظریہ کو جزوِ عقیدہ و اساس مذہب قرار دیا۔ بندہ حقیر تقابل ادیان سے خصوصی دلچسپی رکھتا ہے اور خاص طور پر تمام اسلامی مکاتب فکر کے بنیادی معتقدات و نظریات سے بھی قدرے آشنا ہے۔ یہاں اہل تشیع کے نزدیک نظریہ تحریف قرآن کے حوالے سے چند معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ قاسمی صاحب سے توقع ہے کہ ان پر ضرور فراخ دلی سے غور فرمائیں گے۔

یہ کہنا کہ ''شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ موجودہ قرآن محرف ہے'' اصل حقیقت کے سراسر منافی ہے، کیوں کہ زمینی حقائق اس کے خلاف ہیں۔ قرآن مجید کی عظمت، منزل من اللہ ہونے اور عدم تحریف پر تمام اسلامی مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ البتہ اسلامی مکاتبِ فکر کی کتب میں ایسی روایات پائی جاتی ہیں جو موہم تحریف ہیں، مگر ہر مکتبِ فکر ایسی روایات کو مخالف قرآن سمجھ کر یکسر مسترد کرتا ہے، لہٰذا کسی مکتب فکر کے ہاں اس قرآن مجید کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن نظر نہیں آتا اور نہ پریس سے چھپ کر منظر عام پر آیا ہے۔ اگر چند ایک افراد قائل بھی ہوں تو پورے مکتب فکر پر اس نظریہ کو تھوپا نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس کی وجہ سے اس مکتب فکر کو مطعون کیا جا سکتا ہے۔ تمام مکاتبِ فکر کی تفاسیر کو دیکھا جائے کہ وہ اس قرآن مجید کے علاوہ کسی دوسرے قرآن کی تفسیر ہیں تو جواب نفی میں ملے گا۔ ماننا پڑے گا کہ ہر مکتبِ فکر یقیناً اسی قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہے اور اسے حرزِ جان سمجھتا ہے۔ اسلام ظواہر پر حکم لگاتا ہے۔ اگر روایات کے بل بوتے پر کسی کو قائل تحریف ٹھہرایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی الزام سے نہ بچ پائے گا۔

بدقسمتی سے امت اسلامیہ کے بعض نافہم افراد محض فرقہ وارانہ تعصب کے باعث اس پروپیگنڈے کو ہوا دے رہے ہیں کہ شیعہ قرآن مجید کی تحریف کے قائل ہیں۔ ایسے نادان دوست یہ نہیں سوچتے کہ اس الزام کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کتاب اللہ ہی مشکوک اور متنازع حیثیت اختیار کر لے گی۔ اس طرح اغیار کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ اسلام کے بنیادی مآخذ کے بارے میں کہہ سکیں کہ خود مسلمان ہی اس قرآن پر متفق نہیں ہیں۔ جب مستشرقین کی جانب سے یہ اعتراض اٹھا کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ (شیعہ) تحریفِ قرآن کا قائل ہے تو اس وقت کے معروف عالم و محقق مولانا رحمت اللہ کیرانوی عثمانیؒ بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ نے اس کا بھرپور دفاع کیا کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی فرقہ تحریف قرآن کا قائل نہیں ہے، یعنی شیعہ تحریفِ قرآن کے ہرگز قائل نہیں ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے شیعوں کے مشہور محققین علما کے نظریات لکھے۔ اس سلسلہ میں ان کی معرکۃ